روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۱۵ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۱۵ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور دعاؤں کی درخواست

ربوہ: ۱۴ ستمبر۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں آج دن کے پونے بارہ بجے حاصل کردہ اطلاع کے مطابق عمومی طبیعت ٹھیک ہے۔ کھانسی اور بلغم میں بھی کمی ہے۔ مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے معائنہ کے بعد دواؤں میں تبدیلی کی ہے۔ گذشتہ رات دس بجے کے قریب ضعف کا حملہ ہؤا۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے صحتیابی کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نفس کے تین درجے ہیں۔ نفسِ امّارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنّہ۔

نفسِ امّارہ وہ ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ ایسی حالت میں انسان نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پائی جاتی ہے۔ لیکن جب اس سے کچھ ترقی کرتا اور نکلتا ہے تو وہ وہ حالت ہے جو نفسِ لوّامہ کہلاتی ہے اس لئے کہ وہ اگر بدی کرتا ہے تو اس سے شرمندہ بھی ہوتا ہے اور اپنے نفس کو ملامت بھی کرتا ہے۔ اور اس طرح پر نیکی کی طرف بھی توجہ کرتا ہے۔ لیکن اس حالت میں وہ کامل طور پر اپنے نفس پر غالب نہیں آتا، بلکہ اس کے اور نفس کے درمیان ایک جنگ جاری رہتی ہے جس میں کبھی وہ غالب آجاتا ہے اور کبھی نفس اسے مغلوب کر لیتا ہے۔ یہ سلسلہ لڑائی کا بدستور جاری رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرتا ہے اور آخر اُسے کامیاب اور بامراد کرتا ہے اور وہ اپنے نفس پر فتح پا لیتا ہے۔ پھر تیسری حالت میں پہنچ جاتا ہے جس کا نام نفسِ مطمئنّہ ہے۔ اس وقت اس کے نفس کے تمام گند دُور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے فساد مٹ جاتے ہیں۔ نفس مطمئنّہ کی آخری حالت ایسی حالت ہوتی ہے جیسے دو سلطنتوں کے درمیان ایک جنگ ہو کر ایک فتح پالے اور وہ تمام مفسدہ دُور کر کے اَمن قائم کرے اور پہلا سارا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۰۶)

ولادت

مکرم ملک خالد احمد صاحب زفر کھوکھر اور محترمہ سیدہ امۃ العزیز زفر صاحبہ کو مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت "محمود افتخار احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود محترم ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر اور سیدہ سیدہ بیگم صاحبہ کا پوتا اور محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچہ کو لمبی عمر والا خادم دین اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنیوالے کو شیطان بنا دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ تکبر کو جھوٹ لازم پڑا ہوا ہے بلکہ نہایت پلید جھوٹ وہ ہے جو تکبر کے ساتھ مل کر ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ متکبر کا سب سے پہلے سر توڑتا ہے۔"

تکبر کا جھوٹ کے ساتھ جو رشتہ ہے یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز مضمون ہے جس کے اوپر حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے لب کشائی فرمائی ہے اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ جب غور کر کے تجزیہ کریں گے تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کس طرح تکبر اور جھوٹ کا چولی دامن کا ساتھ رہتا ہے۔ پھر حضرت بانی (سلسلہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

"تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبول حق و فیضان الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا۔"

یہ فقرہ غور کے لائق ہے کہ تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ آپ غور کریں تو شیطان بنا ہی تکبر سے تھا۔ اس کا آغاز ہی تکبر سے ہوا۔ اور اس کا انجام شیطانیت پر تکبر کے نتیجہ میں ہوا۔ پس شیطان ہی سے تکبر آتا ہے اور بالآخر انسان کو شیطان بنا دیتا ہے۔

"..... پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے۔ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب و نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک و صاف نہ کرے گا۔ اس وقت تک وہ اللہ جل شانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ ہرگز نہیں ہو سکتا....." (تقریریں صفحہ ۱۹)

قرآن کریم نے جہاں تکبر کا بکثرت ذکر کیا ہے ان آیات پر اگر آپ غور کریں تو تکبر کی بہت سی باریک راہوں پر آپ اطلاع پا سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ اسلوب ہے کہ بظاہر ایک ہی مضمون بار بار دہرایا ہے لیکن جب آپ سیاق و سباق پر غور کریں اور آیات میں معمولی تبدیلیوں پر غور کریں تو تب آپ کو یہ سمجھ آتی ہے کہ ایک ہی مضمون نہیں ہے بلکہ ایک مضمون کی مختلف شاخوں پر بحث ہو رہی ہے۔ اور مختلف پہلوؤں اور زاویوں سے ایک مضمون کو زیادہ روشن اور واضح کر کے دیا جا رہا ہے.... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..." میں ان لوگوں کے منہ اپنے نشانات سے اور آیات سے پھیر دوں گا جو زمین میں تکبر کرتے ہیں اور ان کو اس بات کا کوئی حق نہیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵- تبوک ۱۳۷۱ہش ۱۵- ستمبر ۱۹۹۲ء

غریبی کے فوائد

کوئی نہیں چاہتا کہ امیر ہے تو غریب ہو جائے یا غریب ہے تو غریب ہی رہے۔ سبھی لوگ غریبی سے ڈرتے ہیں اور غریبی سے دُور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات غریبی سے بھاگنے کے غلط طریق بھی استعمال کر لئے جاتے ہیں جو نہائت غلط بات ہے۔ راستے تو ہر بات کیلئے صحیح ہی اختیار کرنا چاہیئے۔ اس میں مشکلات ہیں تو ہوں لیکن راستہ صحیح ہی فطرتِ صحیحہ کو تسلی دے سکتا ہے اور صحیح نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

لیکن یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان جس حالت میں بھی ہے۔ امیر ہے یا غریب۔ اسے اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ نقصانات کیا ہیں اور فوائد کیا ہیں۔ ہو سکتا ہے بظاہر نقصانات زیادہ نظر آئیں لیکن ہوں فائدے زیادہ۔ یا عددی طور پر تو نقصانات زیادہ ہوں لیکن اہمیت کے لحاظ سے فوائد بھاری ہوں۔

غربت میں انسان کا گذارہ مشکل سے ہوتا ہے۔ نہ کھانے کو بہتر سامان نہ پہننے کو بہتر اور رہائش ایک جھونپڑی نما مکان میں یہ ساری چیزیں یقیناً تکلیف دہ ہیں۔ لیکن یہ ساری چیزیں مادی ہیں۔ اور مادی چیزیں بہر حال فانی ہیں۔ اور ختم ہو جانے والی ہیں یا ختم کی جا سکتی ہیں۔ ذہنی اور قلبی باتیں اس سے مختلف ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں بعض لوگوں کو اپنی غربت میں جو مزہ آتا ہے وہ امیروں کو اپنی امارت میں بھی نہیں آتا۔ غریب جس طرح کی بے تکلفانہ زندگی بسر کرتا ہے یا کر سکتا ہے۔ وہ امیر کو کہاں میسّر۔ بے فکری ہے۔ کسی کا کوئی ڈر نہیں۔ نہ کسی چور کا ڈر نہ کسی اُچکّے کا۔

لیکن اس سے بھی زیادہ یہ کہ بعض برائیاں جو امارت کی وجہ سے در آتی ہیں۔ وہ غریب سے دُور رہتی ہیں۔ غریب میں شکر گذاری کا مادہ زیادہ ہوتا ہے وہ دال روٹی کھا کر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور امیر مرغن غذاؤں کو بھی اپنی ضرورت سے کم سمجھتا ہے۔ غریب تکبّر سے عاری ہوتا ہے۔ اور امیر تکبّر سے پُر۔ یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ خود پسندی سے غریب بالکل نا آشنا ہوتا ہے۔ دوسروں کو ایذا بھی کم پہنچاتا ہے اور اگر کسی کو اس سے ایذا پہنچ جائے تو معذرت کرنے میں دیر نہیں کرتا۔ جب کہ امیر کے لئے معذرت کرنا ہتک عزت کے مترادف ہوتا ہے۔ غریبی کے فوائد پر غور تو کریں۔ بہت کچھ ملے گا۔

تجھ کو دیکھا تو مجھے کچھ بھی سُجھائی نہ دیا
اور تو اور مجھے مَیں بھی دکھائی نہ دیا
رات بھر تُو نے کیا مجھ سے خموشی سے کلام
شور تھا اتنا مجھے کچھ بھی سُنائی نہ دیا

ـــــ ابوالاقبال

جس نے بھی دیکھ لی ہے روانی چناب کی
یاد آ رہی ہے اس کو کہانی شباب کی

مَوجِ رواں سے پنجہ کشی کا جنون ہے
یہ آرزو یہ جُرأت و ہمّت حباب کی

مجھ پہ گھٹا کی طرح برستے رہے ہو تم
رکھ لی ہے مَیں نے لاج تمہارے جواب کی

کِس کو چُنا ہے مشقِ ستم کے خیال سے
کچھ داد بھی ملی تمہیں اس انتخاب کی

میرے سراب میں ہے سمندر بھی غوطہ زن
دریا کسی کا، شکل ہے بالکل سراب کی

ہر فاصلہ ہے میرے لئے قُرب کی دلیل
میرا نصیب ہے جو معیت جناب کی

مَیں تجھ کو دیکھ لیتا سرِ بزم بھی مگر
یہ مہر و ماہ بن گئے چادر نقاب کی

آگے تو کیا وہ چل نہ سکے میرے ساتھ ساتھ
چلتے کی دَوڑ، آنکھ ہے میری عقاب کی

مجھ کو نہ داد دو مری باتیں مری نہیں
یہ خوشہ چینیاں ہیں کسی کے خطاب کی

اُس دن نسیمؔ تیری خموشی یہ کہہ گئی
ہمّت نہیں ہے تجھ میں کسی کے جواب کی

نسیمؔ سیفی

عطیہ خوں خدمت بھی ہے عبادت بھی
ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔الثانی

علمی مسائل

اس (ـــ) میں سزا و جزا کا ایک اہم فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ فعل بد دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) فعل بد جو نادانی سے کیا جائے۔ (۲) فعل بد جو دیدہ دانستہ کیا جائے۔ پھر یہ فعل آگے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) وہ فعل بد جس کا محرک نیکی کا خیال ہو خواہ غلط خیال ہو (۲) وہ فعل بد جس کا محرک خود ایک ذلیل اور گندہ جذبہ ہو۔ مثلاً کوئی شخص قتل کرتا ہے اور وہ قتل اس سے ناواقفی میں ہو جاتا ہے۔ تو یہ فعل بد تو ہے لیکن یا تو اس کا مرتکب کلی طور پر بری قرار دیا جائے گا۔ یا جب اس نے پوری احتیاط سے کام نہ لیا ہو تو جزوی طور پر بری قرار دیا جائے گا۔ لیکن ایک دوسرا شخص ایسا ہو سکتا ہے جس نے دیدہ و دانستہ قتل کیا ہو۔ مگر فرض کرو اس وہم کے ماتحت قتل کیا کہ یہ شخص میرے بچوں کو قتل کرنے والا ہے یا ہماری قوم کے فلاں بزرگ کو قتل کرنے والا ہے یا اسے نقصان پہنچانے والا ہے۔ یہ فعل بھی ہو گا تو برا مگر اس کا محرک نیک ہو گا۔ ایک اور تیسرا شخص ایسا شخص ہو سکتا ہے جو کسی شخص کو اس لئے قتل کر دیتا ہے کہ اس کا روپیہ چھین کر عیاشی کرے۔ اس شخص کا فعل بھی برا اور اس کا محرک بھی برا۔ پس یہ دو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے قتل کا بھی اور حرص و ہوا کا بھی۔ اور اس لئے دوہرے عذاب کا مستحق ہو گا۔ اس کے الٹ نیکیوں کا بھی یہی حال ہے۔ اور اس کی بھی کئی اقسام ہوتی ہیں پس قرآن کریم کے اس جملہ میں کہ ان پر عذاب ہو گا۔ اس تحریر کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھی اور ان پر عذاب ہو گا۔ اس دنیوی مال کی وجہ سے جو انہوں نے کمایا۔ اخلاق کے اس لطیف نکتہ کو بیان کیا گیا ہے اور جو شخص تقویٰ حاصل کرنا چاہے اس کے لئے علم کا ایک دروازہ کھول دیا گیا ہے۔

مسیحی اس (ـــ) سے یہ نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ قرآن کریم کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک بائبل اپنی اصلی شکل میں موجود تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو محرف مبدل بائبل کے بدلنے پر اعتراض کیوں کیا جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو ہم نے اس (ـــ) کے معنے بائبل کے بدلنے کے نہیں کئے اس لئے یہ نتیجہ ہمارے معنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نہیں نکالا جا سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے نزدیک بائبل قرآن کریم کے وقت میں محرف مبدل نہ ہوئی تھی کیونکہ ہمارے علم اور تحقیق میں یقیناً اس وقت تک بائبل محرف مبدل ہو چکی تھی۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ اس (ـــ) کے معنے میں نے یہ نہیں کئے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ بائبل حضرت مسیحؑ کے زمانہ سے بھی پہلے محرف مبدل ہو چکی تھی) لیکن اگر (ـــ) کے یہ معنے کئے جائیں کہ یہودی لوگ بائبل کو بدلا کرتے تھے تو بھی اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ بائبل قرآن کریم کے زمانہ تک محرف مبدل نہیں تھی۔ کیونکہ اس صورت میں اس (ـــ) کا مفہوم یہ ہو گا کہ یہودی اور بائبل کو بدلتے ہیں۔ اور جب اس (ـــ) کے یہ معنے کئے جائیں کہ یہودی بائبل کو بدلا کرتے ہیں تو اس فقرہ سے کون سا عقلمند یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ یہودی بائبل کو بدلا نہیں کرتے تھے۔ اور بائبل اس وقت تک محرف مبدل نہیں ہوئی تھی۔ بے شک یہ اعتراض ان کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے کہ اگر بائبل کی تعلیم محرف مبدل تھی تو اس کے بدلنے میں حرج کیا تھا۔ اور اس پر ڈانٹا کیوں گیا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ گو یہودی قرآن کریم کے نزول سے پہلے بائبل میں تحریف و تبدیل کرنے لگ گئے تھے تو بھی ان کا اس کام کو جاری رکھنا برا تھا۔ بائبل کی نسبت تو بہرحال یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ایک محرف مبدل کتاب آسمانی ہے۔ اگر کسی سو فی صدی انسانی بنائی ہوئی کتاب کو کوئی شخص غلطی سے خدائی کتاب سمجھتا ہو اور یہ سمجھتے ہوئے پھر اس میں کوئی تبدیلی کرتا ہو تو وہ شخص بھی مجرم سمجھا جائے گا۔ اس لئے نہیں کہ وہ ایک آسمانی کتاب کو بدلتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جس کتاب کو وہ آسمانی سمجھتا ہے اسے کیوں بدلتا ہے۔ قرآن کریم میں صاف آتا ہے کہ منافق لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً منافق لوگ جھوٹے ہیں۔ یعنی منافق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آ کر کہتے تھے کہ ہم خدا کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک تو اللہ کا رسول ہے۔ مگر منافق اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں ان (ـــ) میں منافقوں کو ایک ایسی بات کہنے پر جھوٹا کہا گیا ہے جو سچی ہے۔ اور جس کے سچا ہونے پر خدا تعالیٰ خود بھی گواہی دیتا ہے۔ انہیں جھوٹا اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ دل سے اس بات کو نہیں مانتے جس طرح دل نہ مانتے ہوئے ایک سچی بات پر ظاہر میں ایمان کا اظہار کرنا منافقت اور بے ایمانی ہے۔ اسی طرح غلط کتاب کو آسمانی سمجھتے ہوئے اس میں بگاڑ پیدا کرنا بے ایمانی اور کفر کی علامت ہے۔ اور یقیناً یہ جرم اس بات کا مستحق ہے کہ اس پر خدائی کتاب میں تنبیہ کی جائے ایک عورت ہوش میں اپنے بچے کو قتل نہیں کرتی۔ اگر ایک عورت ایک ایسے بچے کو جسے وہ اپنا بچہ سمجھتی ہے۔ گو درحقیقت وہ اس کا بچہ نہیں قتل کرتی ہے تب بھی ہم یہی یقین کریں گے کہ اس عورت کا دماغ خراب ہے کیونکہ گو وہ اس کا بچہ نہیں مگر وہ تو یہی سمجھتی ہے کہ وہ اس کا بچہ ہے اسی طرح گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بائبل محفوظ نہیں تھی اور محرف و مبدل تھی مگر یہودی تو اس کو غیر محفوظ اور محرف مبدل نہیں سمجھتے تھے جب وہ اس کو شروع سے لے کر آخر تک خدا تعالیٰ کی کتاب سمجھتے تھے تو ان کا اس کے مضامین پر پردہ ڈالنا یا ان میں کوئی خرابی پیدا کرنا ان کی بے ایمانی اور بد اعمالی کی واضح دلیل تھی۔ اس کے علاوہ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ بائبل میں اس کی موجودہ شکل میں بھی ہزاروں صداقتیں پائی جاتی ہیں پس ان کے بدلنے سے اب بھی حق کو نقصان پہنچتا ہے۔

کلام الٰہی کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔ (حضرت بانی سلسلہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو۔ ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے ۔۔۔۔ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔"

افغان اور کشمیری قومیں

سوال: افغان اور کشمیری قوموں کے بنی اسرائیلی ہونے کے واضح تاریخی دلائل بیان کیجئے؟

جواب: سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۳ نومبر ۱۸۹۸ء صفحہ چار پر طبع ہونے والے مضمون سے تاریخی شواہد ملتے ہیں۔ (ترجمہ ہے)

ہندوستان کی مغربی سرحد کے پٹھان یا پکٹان باشندوں کا حال قدیمی تاریخوں میں موجود ہے اور بہت سے فرقوں کا ذکر ہیروڈوٹس نے اور سکندر اعظم کے تاریخ نویسوں نے کیا ہے۔ وسطی زمانہ میں اس پہاڑ کا غیر آباد اور ویرانہ کا نام روہ تھا اور اس علاقہ کے باشندوں کا نام روہیلہ تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ روہیلے یا پٹھان قوم افغاناں کے نام و نشان سے پہلے ان علاقوں میں آباد تھے۔ اب سارے افغان پٹھانوں میں شمار کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ پٹھانی زبان یعنی پشتو بولتے ہیں لیکن وہ ان سے کسی رشتہ کا اقرار نہیں کرتے اور ان کا دعویٰ ہے کہ ہم بنی اسرائیل ہیں۔ یعنی ان فرقوں کی اولاد ہیں جن کو بخت نصر قید کر کے بابل لے گیا تھا مگر سب نے پشتو زبان کو اختیار کر لیا ہے اور سب اسی مجموعۂ قوانین ملکی کو مانتے ہیں جس کا نام پکتان والی ہے اور جس کے بہت سے قواعد پرانی موسوی شریعت سے عجیب طور پر مشابہت رکھتے ہیں ۔۔۔۔ اگر ہم قوم افغان کا قوم اسرائیل سے کوئی قدیمی رشتہ نہ مانیں تو ان اسرائیلی ناموں کی کوئی وجہ بیان کرنا ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ جو عام طور پر رائج ہیں اور بعض رسوم مثلاً عید فصح کے تہوار کے رائج ہونے کی وجہ بیان کرنا اور بھی ہمارے لئے دشوار ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب اللہ خان ایم ایس سی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کیساتھ تعلق کے دو واقعات

حضرت (امام الثالث) حضرت مرزا ناصر احمد صاحب عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر رہے۔ ان دونوں حیثیتوں میں آپ کی پروقار، خوبصورت اور دلوں کو موہ لینے والی شخصیت بہت نمایاں ہو کر سامنے آئی۔ آپ میں جاذبیت بے پناہ تھی۔ جو شخص بھی ایک دفعہ آپ سے ملاقات کر لیتا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ انتظامی صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔ مشکلات پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے آپ خوب جانتے تھے۔ چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی اور طمانیت قلب اور توکل علی اللہ کا بے مثال مظاہرہ ہوتا تھا۔ اس عاجز کو بہت لمبا عرصہ حضور کے ساتھ دو حیثیتوں میں کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک تو خاکسار نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں قائد تعلیم کی حیثیت سے کام کیا اور دوسرے میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ناظم امتحانات (کنٹرولر آف ایگزامینیشنز) رہا۔ میرے خیال میں دونوں صورتوں میں مجھے حضور کا کامل اعتماد حاصل تھا۔ اس سلسلہ میں ایک دو ذاتی مشاہدات کا ذکر اس وقت مطلوب ہے۔

۱۹۵۰ء یا اس کے قریب کسی سال کی بات ہے جب پاکستان میں بارشیں ہوئیں اور تمام دریاؤں میں طغیانی آگئی۔ مواصلات کا نظام بری طرح درہم برہم ہو گیا۔ مجھ سے حضور نے فرمایا کہ جب تک تعلیم الاسلام کالج لاہور میں رہا لیبارٹریز کے لئے برنرز جلانے کا کام مٹی کے تیل کو سرخ انگارا سلنڈر پر قطرہ قطرہ گرانے سے لیا جاتا تھا جو بہت ہی بھدا اور مشکل سا کام تھا۔ جرمنی میں اب ایسے جنریٹر بن گئے ہیں جن میں پٹرول میں سے ہوا گذار کر گیس تیار کی جا سکتی ہے۔ وہ بہت ہلکے پھلکے ہیں اور ذرا سی جگہ میں حسب ضرورت نصب کئے جا سکتے ہیں۔ مجھے یہ فکر نہیں کہ وہ جنریٹر جرمنی سے کراچی بحفاظت کس طرح پہنچیں گے لیکن یہ فکر ضرور ہے کہ کراچی سے ربوہ وہ بحفاظت پہنچیں گے یا نہیں۔ اس امر کا امکان ضرور ہے کہ وہ ربوہ کی بجائے کسی اور شہر نہ پہنچ جائیں اس لئے تم خود جاؤ اور اپنی نگرانی میں انہیں لے کر آؤ۔ اس سفر کے لئے مناسب حد تک اخراجات بھی فراہم کر دیئے گئے۔ اب خدا کا کرنا یہ ہوا کہ دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے مواصلات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور معلوم نہ تھا کہ کب تک یہ صورت حال رہے۔ اس زمانہ میں میرے چھوٹے بھائی مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے کراچی میں مقیم تھے۔ مواصلات کا سلسلہ قریباً پندرہ روز منقطع رہا اور وہ رقم جو زادراہ کے طور پر مجھے دی گئی تھی وہ ختم ہو گئی جب معلوم ہوا کہ فیصل آباد سے ربوہ بس چلنے لگی ہے تو خیال ہوا کہ وہاں جا کر بکنگ کرائی جا سکتی ہے۔ میری طبیعت میں حجاب تھا کہ چھوٹے بھائی سے کیسے قرض مانگوں۔ میں اسی فکر میں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ ربوہ جا رہے ہیں میرا لڑکا وہاں کالج میں پڑھتا ہے اسے یہ سنتوا روپے دے دیجئے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اور میں سمجھ گیا کہ خدا کی مدد آگئی ہے۔ چنانچہ وہ رقم جیب میں ڈال کر میں کراچی سے چل پڑا۔ فیصل آباد سے وہ جنریٹر جن کا سامان تین بکسوں میں بھرا تھا۔ میں نے سٹیشن سے لے جا کر ایک بس پر رکھوا دیا۔ جب فیصل آباد کے بس اڈہ پر سامان رکھا گیا تو چونگی والے نے کہا کہ جناب یہ بکس سٹیشن سے شہر میں نہیں جا سکتے جب تک چونگی ادا نہ ہو۔ رقم میری جیب میں تھی میں نے چونگی ادا کی اور بکس بس میں رکھوا دیئے۔ ربوہ پہنچ کر ایک اور مشکل پیش آگئی۔ بس والے نے کہا کہ بکس فوراً اتار لئے جائیں ورنہ ہم ذمہ دار نہ ہوں گے کہ یہ اترتے ہیں یا نہیں۔ سب مسافروں کی خاطر بس کو زیادہ دیر روکا نہیں جا سکتا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ میں بس سے اترا اور دوڑ کر چونگی کے دفتر میں گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سامان ربوہ جا رہا ہے اس لئے جو چونگی فیصل آباد سے نکلتے وقت لے گی وہ ربوہ میں آپ کو مل جائے گی۔ اس گفتگو میں چند منٹ گذر گئے۔ جب میں چونگی کے دفتر سے باہر نکلا تو بس جا چکی تھی۔ میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور میں حیران کھڑا مجسم دعا بن گیا کہ اب کیا کروں۔ اگر خدا کوئی کار والا بھیج دے تو میں اس سے درخواست کروں گا کہ وہ میری مدد کرے۔ میں اسی پریشانی میں کھڑا تھا کہ ایک منٹ بعد ایک کار والا جاتا نظر آیا۔ میں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا اور اپنی مشکل کا ذکر کیا۔ وہ راضی ہو گیا اور میں اس کار میں روانہ ہو گیا۔ چند میل جا کر جس بس میں میرا سامان لدا تھا اس کا پٹرول ختم ہو گیا اور وہ رک گئی۔ میں نے سامان اس پر سے اتروا کر ربوہ جانے والی بس پر رکھوا دیا۔ یہاں پہنچ کر ایک اور مشکل پیش آگئی۔ بس قریباً عشاء کے وقت اس جگہ ٹھہری جہاں بسوں کا پرانا اڈہ ہوتا تھا۔ ربوہ اس وقت چھوٹی سی بستی تھی عشاء کے وقت وہاں مزدور کہاں جو بس سے سامان اترواتے۔ خدا نے عین اس وقت تین گڈے والوں کو بھیج دیا۔ جو لالٹین جلا کر آہستہ آہستہ سڑک پر جا رہے تھے۔ ان پر جانوروں کے لئے بھس بھرا ہوا تھا۔ میں نے دوڑ کر انہیں روکا اور کہا کہ تم کو تین تین روپے فی کس دوں گا اگر تم یہ بکس لاری پر سے اتروا دو۔ انہوں نے خوشی سے قبول کیا اور بکس اتروا دیئے۔ رات بھر وہ سڑک پر پڑے رہے اور ان کی نگرانی کی گئی۔ اگلے روز صبح میں نے جا کر حضور کو اطلاع دی کہ بکس بخیریت پہنچ گئے ہیں۔

امتحانات کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ خاکسار پنجاب یونیورسٹی یا لاہور بورڈ کے امتحانات میں ایگزامینر یا ہیڈ ایگزامینر بھی رہا ہے اور بحیثیت سپرنٹنڈنٹ پرچے میرے پاس آتے تھے۔ تعلیم الاسلام کالج اور نصرت گرلز کالج میں میرے لڑکے لڑکیاں بھی پڑھتی تھیں اور وہاں سے انہوں نے بی۔اے تک تعلیم حاصل کی لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی پرچہ وہاں سے آؤٹ ہوا ہو یا بدنظمی کا کوئی مظاہرہ ہوا ہو۔ ایک مرتبہ کسی وجہ سے کالجوں کے اساتذہ نے امتحانات منعقد کرانے سے انکار کر دیا۔ تب حضرت مرزا ناصر احمد کو خیال آیا کہ اس سلسلہ میں اگر کوئی مدد مل سکتی ہے تو وہ تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ سے مل سکتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مجھے ارشاد ہوا کہ گوجرانوالہ جا کر امتحانات منعقد کرانے ہیں۔ تعمیل ارشاد کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ میں ربوہ سے گوجرانوالہ تک سارے راستہ دعا کرتا رہا کہ یا الٰہی میری لاج رکھ لینا کہیں ایسا نہ ہو کہ ناکامی ہو۔ چنانچہ میں نے جاتے ہی خدام الاحمدیہ سے رابطہ کیا اور انہوں نے پوری طرح تعاون کیا۔ اگرچہ امتحانات کے دوران سرکاری طور پر دو پولیس والے بھی متعین تھے لیکن ان بیچاروں کو کیا پڑی تھی کہ کسی الجھن میں شریک ہوتے۔ وہ چپ چاپ ایک طرف کھڑے رہے۔ اگرچہ لاؤڈ سپیکر پر امتحانی پرچوں کے جوابات کا بھی اعلان ہوتا رہا۔ تاہم نوبت کبھی بدنظمی تک نہیں پہنچی اور امتحانات تسلی بخش طریق پر ہو گئے۔ نگران عملہ نے بوٹوں اور جرابوں میں بھی پرچوں کے حل چھپا رکھے تھے۔ مگر ایک کیس بھی یونیورسٹی یا بورڈ کو نہیں بھجوایا گیا۔ سب کو جمع کر کے تلف کر دیا گیا۔ جب میں گوجرانوالہ سے واپس آنے لگا تو وہاں کے پرنسپل نے مجھے بلا کر کہا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ سوکھے جا رہے ہیں ورنہ یہاں پر تو کوئی سپرنٹنڈنٹ پٹے بغیر نہیں رہا۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہماری لاج رکھ لی۔ کالج میں منعقد ہونے والے امتحانات میں بھی بارڈر لائن کیسز غور طلب ہوتے تھے۔ اور حضور مجھے ساتھ بٹھا کر اصولی فیصلہ کر لیتے تھے کہ کتنے رعایتی نمبر دے کر پاس یا فیل کرنا ہے۔ گذشتہ امتحانات کے ریکارڈ پر بھی نظر کر لی جاتی تھی تاکہ ناانصافی کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے۔ اس طرح سالہا سال تک یہ کام تسلی بخش طور ہوتا رہا اور کبھی کوئی خرابی نہیں ہوئی۔

واقفین نو میں خدا اور اس کے دین سے محبت پیدا کریں

حضور فرماتے ہیں:۔

"ان کو سمجھائیں کہ اصل محبت تو خدا اور اس کے دین سے ہے، کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے، جس سے خدائی جماعت کو نقصان پہنچتا ہو آپ کو اگر کسی کی ذات سے تکلیف پہنچی ہے یا نقصان پہنچا ہے تو اس کا ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو حق ہے کہ اپنے ماحول، اپنے دوستوں، اپنے بچوں اور اپنی اولاد کے ایمانوں کو بھی آپ زخمی کرنا شروع کر دیں اپنا زخم حوصلے ساتھ اپنے تک رکھیں اور اس کے اندمال کے جو ذرائع باقاعدہ خدا نے مہیا فرمائے ہیں ان کو اختیار کریں، لیکن لوگوں میں ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کریں۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

فلسطینیوں کا حق خود ارادیت

واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے جو گذشتہ دنوں کانفرنس ہوئی تھی اس میں اسرائیل نے فلسطینیوں کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ ایک سال کے اندر اندر انہیں مقبوضہ علاقوں میں حق خود ارادیت دے دیا جائے گا۔ اس تجویز کی کاپیاں دمشق میں گذشتہ ہفتے کے روز صحافیوں کو ڈیموکریٹک فرنٹ آزادی فلسطین نے تقسیم کیں۔ جہاں تک اس تقسیم کئے گئے ڈیکلاریشن کا تعلق ہے۔ اس میں اسکی توثیق کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ یہودیوں کو ان آبادیوں میں بستے رہنا دیا جائے گا۔ اور ایسا کم از کم پہلے پانچ سال کے لئے ہو گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس مسودے سے متعلق کانفرنس کی طرف سے کوئی توثیق نہیں کی گئی۔ لبریشن فرنٹ نے نمائندوں نے اسکے متعلق اس بارے کا اظہار کیا ہے کہ اس میں عربوں کے حقوق کی بات نہیں کی گئی۔ اسلئے طلال احمد جن کا تعلق پی۔ ایف۔ ایل۔ پی سے ہے انہوں نے کہا کہ ہم ان تجاویز کو کلی طور پر مسترد کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلسطینی گروپ نے جس نے کانفرنس میں حصہ لیا ہے۔ محدود رنگ میں ان تجاویز کو ایک مثبت قدم کہا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جو کچھ اسکے ذریعے ملتا ہے وہ لے لینا چاہیئے۔ اور اسکے بعد مزید کی کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ جیسا کہ قارئین خوب سمجھ سکتے ہیں یہ بات تو ممکن العمل نہیں کہ فوری طور پر اسرائیل ان علاقوں سے نکل آئے اور ان کے ہر قسم کے انتظام و انصرام کے لئے فلسطینیوں کو دعوت دے دے آہستہ آہستہ اس تجویز کے مطابق یہ علاقے فلسطینیوں کے ہو جائیں گے۔ اور ایک دفعہ فلسطینیوں کو وہاں قدم جمانے کا موقعہ مل گیا تو امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پورے حقوق کے لئے لڑ سکیں گے۔ اگرچہ اس بات کا تقاضا کیا جا رہا ہے کہ وہاں سے اسرائیلی فوج کو فوری طور پر نکال لیا جائے اور اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کا آپس میں ایسا معاہدہ ہو جائے۔ جسکے ذریعہ حفاظتی اقدامات میں کوئی خلل نہ پڑے بہر حال نئے اسرائیلی وزیر اعظم کی پالیسی کے مطابق فلسطینیوں کو اب مقبوضہ علاقے میں حقوق ملنے شروع ہو جائیں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ گفت و شنید کے ذریعے اس بات کا فیصلہ کیا جا رہا ہے گا۔ کہ اسرائیلیوں کو کس وقت تک اور کس حد تک ان علاقوں سے اپنا اختیار اٹھا لینا چاہیئے۔ گذشتہ روز واشنگٹن میں یہ گفت و شنید اسلئے عارضی طور پر منقطع کر دی گئی کہ اسرائیلی واپس جا کر اپنی حکومت سے مزید ہدایات لے سکیں۔

ایرانی صدر

ایران کے صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی نے گذشتہ اتوار کی شام کو گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر کشمیر کے مسئلہ کا منصفانہ حل تلاش کر لیا جائے تو اس علاقہ کے ممالک کے آپس میں تعاون بڑھانے کا خاصا زیادہ موقعہ ملے گا۔ آپ صدر غلام اسحٰق خان کی طرف سے دیئے گئے ایک عشائیے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک ہماری حکومت کا تعلق ہے ہمارے کشمیر کے متعلق نظریات بالکل واضح ہیں اور ان میں کسی قسم کا ابہام نہیں پایا جاتا۔ ایران کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں بھی کوئی مسلمانوں کا طبقہ حقوق سے محروم ہے۔ اس کی طرف توجہ دی جانی چاہیئے۔ اور ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے حقوق انہیں مل جائیں۔ افغانستان کے سلسلے میں آپ نے مجاہدین کی کوششوں کو سراہا اور ان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیائے اسلام میں یہ ایک بہت بڑی فتح کا حصول ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ افغانستان کو متحد رہنا چاہیئے اور کسی گروپ کو یہ کوشش نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ اس مملکت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ یہ انتہائی خود غرضی ہو گی اور مسلمانوں کے ساتھ بیوفائی جو کچھ اس وقت افغانستان میں ہو رہا ہے یعنی مختلف دھڑے آپس میں جنگ کر رہے ہیں اس پر ہاشمی رفسنجانی نے تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری دعا ہے کہ ان جھگڑوں کا منصفانہ حل مل جائے اور لوگ بھائی بھائی کی طرح رہنے لگیں۔ ایران اور پاکستان کے تعلقات پر انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمارے دونوں ملکوں میں بہت سی باتیں ہم آہنگی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ بے شک کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو ایران میں ہیں اور پاکستان میں نہیں ہیں یا پاکستان میں ہیں اور ایران میں نہیں ہیں لیکن ہماری زندگی کے اکثر نظریات ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہم نے ماضی میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کیا ہے۔ اور ہمارا فیصلہ ہے کہ آئندہ بھی ہم ایک دوسرے سے خوش دلی کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ صدر غلام اسحٰق خان نے ایرانی صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی کو نشان پاکستان پیش کیا۔ یہ پیشکش ایوان صدر میں ایک خاص تقریب کے موقعہ پر کی گئی۔ اور کہا گیا کہ مسٹر رفسنجانی ایک بہت بڑے ادیب بھی ہیں۔ اور پاکستان اور ایران کے تعلقات اور ان کے تعاون کو بہتر سے بہتر بنانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کا اقدام

جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے صومالیہ کے لوگوں کو امداد پہنچانی شروع کر دی ہے ان کا پہلا جہاز ۴۳۰ ٹن خوراک اور کپڑے لے کر کینیا کے قریب واجیر میں مقیم مہاجروں کے لئے گیا۔ اگرچہ حکومت تو فی الحال انگولا اور موزمبیق کو مدد دے رہی ہے لیکن چونکہ صومالیہ کی آبادی تقریباً ساری کی ساری مسلمان ہے اور وہ لوگ کئی ماہ سے انتہائی مشکل زندگی گذار رہے ہیں۔ اس لئے جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے وزارت خارجہ کے ذریعے انہیں مدد فراہم کرنی شروع کر دی ہے انہی مسلمانوں نے خلیج کی جنگ کے دوران عراق کو بھی امداد دی تھی۔ لیکن چونکہ ایک ملک سے دوسرے ملک تک امداد پہنچانے کے لئے حکومت کی ایجنسیوں سے رابطہ کرنا پڑتا ہے اس لئے یہ کام بھی اتنا آسان نہیں۔ حکومتیں جس طرف اور جنہیں امداد دینا چاہتی ہیں وہاں تو آسانی سے امداد پہنچا دی جاتی ہے لیکن اگر کسی ملک کی کوئی تنظیم اپنی طرف سے اور اپنے نام پر امداد دینا چاہے تو ضروری نہیں کہ وہ اس میں کامیاب ہو جائے۔ بہرحال صومالیہ کے مہاجر جو کینیا کے قریب کے ایک ضلع میں مقیم ہیں انہیں جو امداد ملی ہے اسی کو غنیمت جاننا چاہیئے۔

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کمیونٹی پولیس

لاہور میں پولیس کی مدد کے لئے کمیونٹی پولیس کا قیام کیا گیا ہے۔ یہ لوگ جو اپنے آپ کو پولیس کی رضاکارانہ مدد کے لئے رجسٹر کروائیں گے وہ جرائم کم کرنے میں مدد دیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر پولیس اور شہر کے شرفاء مل کر کوشش کریں تو جرائم کو بہت حد تک کم کیا جا سکتا ہے لاہور کے پولیس چیف طارق مسعود کھوسہ ایک ایسی تقریب سے خطاب کر رہے تھے جس کا لاہور پولیس نے اہتمام کیا تھا۔ اور جو نئے رجسٹر ہونے والے پولیس رضاکاروں کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ یہ تقریب الحمراء آرٹ سنٹر میں گذشتہ ہفتہ کے روز منعقد ہوئی۔ پولیس چیف نے کہا کہ یہ ایک نیا تجربہ ہے جس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ جرائم کے ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ اور اسی طرح پولیس میں جو ٹاؤٹ ہوتے ہیں اور جن سے غلط کارروائیوں کا امکان ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جائیں گے پولیس چیف نے کہا کہ تعلیم یافتہ اور محب وطن لوگوں کو آگے آ کر اس تنظیم میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری افسر بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں وہ ڈی۔ ایس۔ پی اور ایس۔ پی کے دفتروں میں جا کر اپنے آپ کو رجسٹر کروائیں۔ اسی طرح ایک سکیم نیبر واچ سکیم یعنی ہمسائیگی کا خیال رکھنا شروع کی گئی ہے۔ اس سے لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو گا کہ اجنبی لوگوں پر نظر رکھی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات شروع میں کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ نہایت نیک اور پاکیزہ اور مضبوط کردار کے نوجوانوں کو اس سکیم میں شامل کیا جائے گا۔ اور ان رضاکاروں کو خاص تربیت بھی دی جائے گی کہ وہ نئی سکیم پر کس طرح کامیابی کے ساتھ عمل کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

صدر ایران کا دورۂ پاکستان

پاکستان کے ہمسایہ ملک اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی، صدر پاکستان کی دعوت پر ۶ ستمبر ۱۹۹۲ء کو چار روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچے۔ جہاں آپ کا نہایت شاندار اور پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ خوش آمدید کہنے کے لئے صدر اور وزیر اعظم پاکستان دونوں ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

گذشتہ ۶ برس میں ایران کے کسی سربراہ کا یہ پہلا دورہ ہے قبل ازیں ۱۹۸۶ء میں ایران کے سابق صدر آیت اللہ خامنائی یہاں آئے تھے جس کے نتیجے میں دونوں ہمسایہ ملکوں کے درمیان اقتصادی، تعلیمی اور ثقافتی شعبوں میں تعلقات کو وسعت ملی تھی۔ یاد رہے جناب ہاشمی رفسنجانی کا یہ دورہ صدرِ پاکستان جناب غلام اسحاق خاں کے اس دورہ ایران کے جواب میں ہے جو ستمبر ۱۹۹۱ء میں انہوں نے کیا تھا۔ صدر ایران جونہی طیارے سے باہر آئے۔ صدر پاکستان اور وزیر اعظم نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ پھر جائنٹ چیف آف سٹاف تینوں مسلح افواج کے سربراہ سول اور فوجی حکام کے علاوہ وزراء اور غیر ملکی سفارتکاروں سے ان کا تعارف کرایا گیا۔ دو ننھے بچوں نے معزز مہمان کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ بعد ازاں انہوں نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر ایران کے ہمراہ ۱۶۰ رکنی وفد بھی آیا جس میں وزیر خارجہ بھی شامل ہیں رات کو عشائیہ سے قبل صدر پاکستان اور ایران کے صدر کے درمیان باہمی امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ یہ عشائیہ ان کے اعزاز میں صدرِ پاکستان کی طرف سے دیا گیا تھا۔ جس میں جناب ہاشمی رفسنجانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر سے متعلق میری حکومت کی پالیسی اور پوزیشن بڑی واضح اور غیر مبہم ہے۔ یعنی مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں ان کے حقوق کا خیال رکھنا ایرانی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول ہے انہوں نے عالم اسلام کو خبردار کیا کہ اسلامی دنیا کو تقسیم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور مخالف قوتوں کے خلاف جدوجہد ایک نئے اہم مرحلے میں داخل ہو چکی ہے لہٰذا صورت حال کا تقاضا ہے کہ اسلامی ممالک کے رہنما ایسی سازشوں سے خبردار رہیں اور ان پر گہری نظر رکھیں۔ انہوں نے نیو ورلڈ آرڈر کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس کے پردے میں امتیازی سلوک کی حوصلہ افزائی ہوگی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جائے گی۔ یہ بھی اعلان کیا کہ ہم رنگ و نسل سے قطع تعلق دنیا کی کچلی ہوئی اقوام کے دکھ درد میں پوری طرح شریک ہیں۔

جواباً صدر پاکستان نے ایران کی تعریف کی کہ اس نے کشمیری عوام کی مسلسل جدوجہد آزادی میں ان کی ٹھوس حمایت کی ہے۔ اس عشائیہ میں دونوں ملکوں کے صدران نے اقتصادی تعاون کی تنظیم ای سی او کے مؤثر اور بامقصد کردار پر زور دیا۔ دونوں رہنماؤں نے کہا کہ تنظیم میں وسط ایشیاء کی حالیہ آزاد شدہ ریاستوں کے شامل ہونے کے بعد مسلم امہ کے مشترکہ مقاصد کے حصول میں کافی مدد ملے گی۔ ان مقاصد میں اعلیٰ مشترکہ منڈی کا قیام بھی شامل ہے

دونوں صدور نے مسلم ممالک کے درمیان اتحاد اور قریبی تعاون پر زور دیا تاکہ تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی حالات کے چیلنجوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا جا سکے۔ دونوں نے پاک ایران تعلقات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت اور مواصلاتی رابطوں میں وسعت اور تعلیمی و ثقافتی تعلقات میں استحکام پیدا کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ دونوں کی تقاریر میں کشمیر افغانستان، فلسطین، بوسنیا ہرزیگوینا کے مسائل پر مکمل اتفاق رائے پایا گیا۔

اس موقع پر انہیں ملک کا سب سے بڑا اعزازی نشان "نشانِ پاکستان"۔ ان کی دانشورانہ قیادت۔ پاک ایران کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کے فروغ کے صلہ میں دیا گیا۔ ۷ ستمبر کو صدر ایران اور وزیر اعظم پاکستان کے درمیان گفتگو کے باضابطہ طور پر دو دور ہوئے۔ پہلے دور میں باہمی امور مثلاً تجارت اور مواصلات کے شعبوں میں تعاون بڑھانے اور دوسرے دور میں قومی و بین الاقوامی معاملات کشمیر۔ افغانستان فلسطین، بوسنیا جیسے اہم مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔

اسی روز ایران کے صدر نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ ایران اور پاکستان کا مؤقف بڑے علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر یکساں ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک صدیوں پرانے مذہبی و ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں اور اسلام دونوں ملکوں میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا دونوں ممالک کے مابین تعلیم، فنونِ لطیفہ، زرعی پیداوار اور افرادی قوت کے شعبوں میں ایک دوسرے کے مفاد کے لئے تعلقات کو فروغ دینے کی گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ ایران اور پاکستان دونوں کو ایک جیسی صورتِ حال کا سامنا ہے۔ اس لئے جو چیز پاکستان کو نقصان پہنچاتی ہے ایران کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

ایرانی صدر نے اپنے خطاب میں فرقہ وارانہ اور طبقاتی کشمکش کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ گناہ اور حماقت ہے اور مسلم امہ کو انتشار کا شکار بنانے کے لئے بعض عناصر یہ حربہ استعمال کر رہے ہیں مزید کہا کہ کوئی شیعہ ہے نہ سنّی اور نہ پشتون۔ ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں اس ضمن میں امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسرائیل کو علاقے میں واحد طاقت کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔ اور اس کی پاکستان کی مخالفت کی بھی یہی وجہ ہے کیونکہ اسکے پاس ایسا ہی ہتھیار تیار کرنے کی استطاعت ہے جیسا کہ اسرائیل کے پاس ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں بوسنیا ہرزیگوینا کے مسئلہ پر مغربی ممالک کی سرد مہری اور امتیازی سلوک پر سخت احتجاج کیا اور کہا کہ وہ اسلئے خاموش ہیں تاکہ مسلمان اس ملک سے ختم ہو جائیں۔ صدر ایران نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان اپنی موجودہ اقتصادی پالیسیاں ۲۰ سال قبل اپنا لیتا تو آج اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایرانی صدر کے خطاب کے جونہی بعد وزیر اعظم پاکستان نے اپنی جوابی تقریر شروع کی پی ڈی اے کے بعض ارکان اپنی رہنما بے نظیر بھٹو کی قیادت میں ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ جوابی تقریر میں وزیر اعظم نے ایرانی صدر کے کشمیر کے مسئلہ پر نہایت جرأت مندانہ موقف کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا۔

ظہرانے میں جو وزیرِ اعظم نے صدر ایران کے اعزاز میں دیا۔ جس میں سول اور فوجی حکام کے علاوہ وزراء نے شرکت کی۔ اس موقع پر سائنس اور تعلیم کے شعبوں کے متعلق معاہدات ہوئے۔ اسی روز صدر ایران جناب ہاشمی رفسنجانی نے شکر پڑیاں کے بڑے ہی خوبصورت اور دلکش مقام پر چیر کا پودا لگایا۔ ۸ ستمبر کی صبح کو صدر ایران لاہور کے لئے روانہ ہوئے صدر پاکستان بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ائیرپورٹ پر گورنر اور صوبائی وزراء نے شاندار استقبال کیا۔ اس موقعہ پر بے پناہ عوام کے ہجوم نے پاک ایران دوستی کے نعرے لگائے۔

معزز مہمان ہوائی اڈے سے سیدھے شاعرِ مشرق علامہ اقبال کے مزار پر پہنچے جہاں دعا کرنے کے بعد لاہور کے تاریخی مقامات شاہی مسجد اور شاہی قلعہ کی سیر کی۔ سیر کے دوران صدر ایران نے شیش محل سے مینار پاکستان کا نظارہ کیا۔ پھر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرقہ پرستی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ شیعہ تنظیمیں اور انجمن سپاہ صحابہ اپنے مسائل منطق اور دلائل سے حل کریں۔ ایک دوسرے کے خلاف دہشت گردی اور ہنگاموں سے پرہیز کریں۔

معزز مہمان نے شہریوں کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں زندہ دلان لاہور کے اپنے فقید المثال پرخلوص اور شاندار استقبال کرنے پر آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنے اس خطاب میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے آپ کے اس خوبصورت شہر میں آپ کی دلی محبت سے پُر احساسات و جذبات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آپ نے اس امید اور خیال کا اظہار بھی کیا کہ آئندہ پاک ایران دوستی بڑھتی رہے گی۔ اور باہمی تعاون پر مشتمل تعلقات مزید استوار ہوتے جائیں گے۔ اس موقع پر لاہور شہر کے میئر میاں عبدالمجید نے معزز مہمان کو شہر کی کنجی بھی پیش کی۔

رات کو گورنر میاں محمد اظہر نے معزز مہمان کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں صوبائی وزراء سول اور فوجی حکام کے علاوہ کئی دیگر معززین نے شرکت کی۔

۹ ستمبر کو صدر ایران پاکستان کا چار روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد بیجنگ (چین) کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر گورنر اور صوبائی وزراء نے معزز مہمان کو رخصت کیا۔

بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائیگا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔ (ادارہ)

عبدالرزاق ابن عبدالمجید
احمد نگر ۔ ضلع جھنگ

خالد احمد ابن ذوالفقار احمد
سعداللہ پور ضلع گجرات

محمد رضا ابن محمد رفیق
چک 216/EB ضلع وہاڑی

بلال احسان ابن احسان اللہ
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

نداء السلام بنت پرویز محمود
ربوہ

طلحہ ناصر ابن ناصر مجاہد
کراچی

عاصمہ مجید بنت مجید احمد
ربوہ

ساجد محمود ابن عبدالقادر
ربوہ

سعدیہ نصیر بنت راجہ نصیر احمد
ربوہ

معاذ احمد بلال ابن مبارک احمد
احمد نگر ضلع جھنگ

عطاء القیوم ابن ملک بشیر احمد
سندھی ۔ ربوہ

حانیہ خلیل بنت خلیل احمد سرور
ربوہ

جری اللہ ابن حمید اللہ
ربوہ

مجید اسعد یٰسین ابن محمد حسین
غضنفر ۔ ربوہ

آصفہ نورین بنت اللہ بخش
ربوہ

آنسہ نسرین بنت اللہ بخش
ربوہ

ساجدہ پروین بنت اللہ بخش
ربوہ

صہیب احمد ابن اللہ بخش
ربوہ

زرتاشہ کرن بنت مبارک احمد
احمد نگر ضلع جھنگ

بشریٰ صدیقہ بنت بشیر احمد بٹ
مانانوالہ ضلع فیصل آباد

سید عمران احمد ابن سید اعجاز احمد
ربوہ

شہزادہ اسد منیر احمد گجر ابن
محمد منیر ۔ ربوہ

عروشہ ثریا بنت ملک اختر احمد
راولپنڈی

نعمانہ لقمان بنت محمد لقمان
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۴ ستمبر۔ کل اور آج ہلکے بادل چھائے رہے۔ اگرچہ دھوپ بھی نکلتی رہی۔ رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔

○ ملکی تاریخ میں سیلاب کا سب سے بڑا ریلا تریموں ہیڈورکس کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر ۱۳ ستمبر کو گذر گیا۔ تریموں کی گنجائش ۶½ لاکھ کیوسک ہے جبکہ اس میں سے سات لاکھ کیوسک پانی گذرا۔ اٹھارہ ہزاری بند کو کئی جگہ سے توڑ کر ان شگافوں سے ۲ لاکھ کیوسک پانی گذارا گیا۔ اس پانی سے جھنگ اور مظفر گڑھ کے ۱۵۷۵ دیہات زیر آب آگئے۔ اگرچہ بروقت آبادی کے انخلاء سے جانی نقصان کوئی نہیں ہوا۔

○ سیلابی موت کا ریلا اب ملتان، اور مظفر گڑھ کی طرف بڑھ گیا ہے۔ یہاں پر ۱۵ لاکھ کیوسک پانی گذرنے کا امکان ہے۔

○ سیلاب کا پانی منگل کے روز سندھ کے علاقے میں داخل ہو جائے گا۔ گدو بیراج کو تباہی سے بچانے کے لئے کشمور اور اوبازو کے بند توڑ دیئے جائیں گے جس سے ۵۰ لاکھ افراد کے متاثر ہو جانے کا خطرہ ہے دادو اور مورو شہر سیلاب کی زد میں آجانے کا خطرہ ہے۔ مخدوم بلاول پل پر بھی بند کے توڑ دیئے جانے کا امکان ہے۔

○ ملتان چھاؤنی اور شہر کو سیلاب سے بچانے کے لئے زبردست انتظامات اور بھاگ دوڑ کی جا رہی ہے۔ ملتان میں آنے والا یہ سب سے بڑا سیلاب ہے۔

○ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ایبٹ آباد سے قریباً دس کلومیٹر دور ہرنوئی کے مقام پر ایک پہاڑی تودہ گرنے سے ہوٹل میں سوئے ہوئے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ واپڈا نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ منگلا کے کسی انجینئر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ واپڈا نے کہا ہے کہ منگلا ڈیم پر کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔

○ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اس نے ۳۶ گھنٹے قبل سیلاب کی اطلاع دی تھی جبکہ واپڈا کا کہنا ہے کہ بروقت معلومات نہیں دی گئیں۔

○ آزاد کشمیر میں بارشوں اور سیلاب سے ۸۰ ارب روپے کا نقصان ہونے کا دعوٰی کیا گیا ہے۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ حالیہ تباہی کے بعد ہم ۱۹۰۱ء والی جگہ پر آکھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غذائی قلت پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ پونچھ اور کوٹلی میں خوراک کے ٹرک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دریاؤں میں طغیانی گلیشیئر پگھلنے سے آئی ہے۔

○ سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف سید قائم علی شاہ کی گاڑی سے ایک پولیس وین ٹکرا گئی اس واقعے پر سندھ اسمبلی میں سخت گرما گرمی ہوئی اور شیم شیم کے نعرے لگائے گئے سپیکر نے معاملہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں پوری وادی بھارتی فوج کے ظلم وستم کے خلاف احتجاج کر رہی ہے۔ سوناواڑہ ہندواڑہ اور کلگام میں بھارتی فوجوں کی مجاہدین سے جھڑپیں ہوئیں۔ فوج نے سری نگر کی درگاہ حضرت بل کے امام کے دو کم عمر بھتیجوں کو شہید کر دیا سوپور میں ۷ افراد شہید ہوئے۔

○ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم روس کے لیڈروں سے بات چیت کے بعد اب چینی لیڈروں سے بات چیت کے لئے بیجنگ پہنچ گئے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ ان لیڈروں پر زور دیں گے کہ سربیا کو اقوام متحدہ سے نکالنے سے روکنے کے لئے یورپی ممالک پر دباؤ ڈالا جائے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ فوج سندھ سے واپس چلی جائے اب یکطرفہ کارروائی کی بُو آنے لگی ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ پاک ایران تعلقات بگاڑنے کی بعض جماعتوں کی کوشش ناکام بنادی جائے گی۔

○ افغانستان کے شہر بغلان میں حزب اسلامی اور ملیشیا کے درمیان گھمسان کی جنگ میں ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ حزب اسلامی کے مجاہدین نے کمیونسٹ ملیشیا کی شمال سے جنوب کی جانب سپلائی لائن کاٹ دی۔ دو نئی تنصیبات پر قبضہ کر لیا گیا۔ ملیشیا کے اراکین نے کابل سے نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کو لوٹ لیا۔

○ عرب لیگ نے کہا ہے کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے سے باز رہیں۔ عراق کی آزادی اور خود مختاری کو برقرار رکھا جائے۔ یہ تاریخی اعلان قاہرہ میں عرب لیگ کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں کیا گیا۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے کہا ہے کہ اگر میری شرائط تسلیم کر لی جائیں۔ تو میں ربانی حکومت کو تسلیم کر لونگا۔

○ اس صدی کے بدترین سیلاب نے ۵۰۰ ہزار افراد کو نگل لیا ہے۔ ۳۰ ہزار سے زائد مویشی ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے عربی پارٹ ون کے داخلے شروع ہیں۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس کالج کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۹۲ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۸ ستمبر ۹۲ء ملاحظہ فرمادیں۔

(ناظر تعلیم)

تلاش گمشدہ

قدرت اللہ ولد حبیب اللہ خان عمر ۱۰ سال رنگ سفید آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہوئے ہے۔ ۱۲ ستمبر کو صبح سات بجے سکول گیا تھا ابھی تک واپس نہیں آیا۔ جس کسی کو پتہ ہو وہ درج ذیل پتوں پر اطلاع دیں۔

○ محمد طاہر اقبال سیلونی ۳/۳۲، دار النصر غربی۔ ب نزد جدید پریس۔ ربوہ

○ برکت اللہ ۱/۲۶، دار النصر غربی نزد مدرسۃ الحفظ ربوہ

ٹیکسی کار کرایہ

ڈائیوو ریسر ٹیکسی کار LHP 7531

FULLY LOADED LUXURY

فُلی لوڈڈ لگژری کرایہ پر ہر وقت دستیاب ہے۔

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ وڑائچ ٹاؤن۔ ربوہ

فون: ـــــ ۸۰۰

ڈرائیور ارجمند علی فوجی۔ رحمٰن کالونی ربوہ

پتہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۶/-، ۴۸/-	تریاقِ معدہ ۱۰/-، ۲۰/-
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	روشن کاجل ۵/-
زدجام عشق خاص ۴۸۰/-	سُرمہ جواہر ۵/-

حسن نکھار اُبٹنہ ۱۰/-، سفوف سکاکائی ۱۰/-، حسن نکھار کریم ۱۰/-، زرگل ہیئر آئیل ۱۵/-

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ۔ فون ۶۳۴

قدیمی و اوّلین مشہورِ آفاق

حبِّ اٹھراء

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زدجامِ عشق

تیس گولی ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴